# 65635 - كيا ان پر روزے فرض ہيں ؟ اور كيا ان پر قضاء لازم ہے ؟

## سوال

بلوغت سے قبل ايك بچہ رمضان كے روزے ركھ رہا ہو اور روزے كى حالت ميں ہى دن كے دوران بالغ ہو جائے تو كيا اس كے ذمہ اس دن كى قضاء لازم ہے، اور اسى طرح اگر كافر اسلام قبول كر لے، اور حائضہ عورت حيض سے پاك ہو جائے، اور اسى طرح اگر مجنون تندرست ہو جائے، اور اسى طرح مسافر واپس پلٹ آئے اور روزہ نہ ركھا ہو، اور اسى طرح مريض شفاياب ہو جائے اوراس نے روزہ نہ ركھا ہو، تو ان افراد كے ذمہ كيا لازم ہے، آيا وہ باقى سارا دن بغير كھائے پيئے بسر كريں يا نہيں، اور آيا وہ اس روز كى قضاء كرينگے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سوال ميں مذكورہ سب افراد كا حكم ايك جيسا نہيں، اس سلسلہ ميں علماء كرام كا اختلاف اور ان كے كچھ اقوال سوال نمبر ( 49008 ) كے جواب ميں ہم بيان كر چكے ہيں اس كا مطالعہ ضرور كريں.

سوال ميں مذكور افراد كو دو گروپ ميں تقسيم كيا جا سكتا ہے:

چنانچہ جب بچہ بالغ ہو جائے،اور كافر اسلام قبول كر لے، اور مجنون اور پاگل عقل مند ہو جائے تو ان سب كا حكم ايك ہى ہے كہ انہيں باقى سارا دن بغير كھائے پيئے گزارنا ہوگا، اور ان پر قضاء واجب نہيں ہوگى.

ليكن حائضہ عورت اگر پاك صاف ہو جائے، اور جب مسافر واپس پلٹ آئے اور جب مريض شفاياب ہو جائے تو ان كا حكم بھى ايك ہى ہے، ان پر باقى سارا دن بغير كھائے پيئے گزارنا واجب نہيں، اور ان كے ليے بغير كھائے پيئے سارا دن بسر كرنے ميں كوئى فائدہ نہيں، اور ان پر قضاء واجب ہوگى.

پہلے اور دوسرے گروپ ميں فرق يہ ہے كہ: پہلے مجموعہ ميں مكلف ہونے كى شرط بلوغت اور اسلام پائى جاتى ہے، لہذا جب ان كا مكلف ہونا ثابت ہو گيا تو ان كے ليے باقى سارا دن بغيركھائے پيئے گزارنا واجب ٹھرا، اور ان پر قضاء اس ليے واجب نہيں كہ جب ان پر واجب ہوا تو انہوں نے باقى سارا دن بغير كھائے پيئے بسر كيا، ليكن اس وقت سے قبل تو وہ روزہ ركھنے كے مكلف ہى نہ تھے.

اور دوسرا مجموعہ تو روزہ ركھنے كا مخاطب ہے، اس ليے ان پر قضاء واجب ٹھرى، ليكن جب وہ روزہ ركھنے ميں

معذور تھے تو ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مباح ہے، یعنی حیض، سفر اور بیماری جیسے عذر کی بنا پر اللہ تعالی نے ان پر تخفیف کرتے ہوئے ان کے لیے روزہ نہ رکھنا مباح قرار دیا، اس لیے ان کے حق میں اس دن کی حرمت زائل ہو گئی، اور جب دوران دن ہی ان کا عذر ختم ہو گیا تو باقی سارا دن بغیر کھائے پیئے بسر کرنے میں ان کا کوئی فائدہ نہیں لیکن رمضان کے بعد انہیں اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا ہوگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" جب مسافر اپنے شہر واپس پلٹ آئے اور وہ بغیر روزہ سے ہو تو اس پر دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا واجب نہیں، اس لیے وہ باقی دن کھا پی سکتا ہے؛ کیونکہ اس روز کی قضاء واجب ہونے کی بنا پر اس کے لیے باقی دن بغیر کھائے پیئے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں، صحیح قول یہی ہے، اور امام مالك اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلك یہی ہے، اورامام احمد رحمہ اللہ کی ایك روایت بھی یہی ہے، لیکن اسے اعلانیہ طور پر نہیں کھانا پینا چاہیے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 58 ).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے:

" جب حائضہ یا نفاس والی عورت دن کے دوران پاك صاف ہو جائے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا واجب نہیں، بلکہ وہ کھا پی سکتی ہے، کیونکہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا اسے کوئی فائدہ نہیں دےگا اس لیے کہ اس کے ذمہ اس دن کی قضاء میں روزہ رکھنا واجب ہے.

امام مالك اور امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلك یہی ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ سے بھی ایك روایت ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے:

" جو دن کے اول میں کھاتا ہے، اسے دن کے آخر میں کھانے کا حق ہے "

یعنی جس کے لیے دن کی ابتدا میں روزہ چھوڑنا جائز ہے، اس کے لیے دن کے آخر میں بھی روزہ افطار کرنا جائز ہے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 59 ).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جو شخص رمضان میں دن کے وقت کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھول دے تو کیا اس کے لیے دن کا باقی حصہ

کھانا پینا جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے؛ کیونکہ اس نے شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھولا ہے، اور جب اس نے کسی شرعی عذر کی بنا پر روزہ کھول دیا تو اس کے حق میں اس دن کی حرمت زائل ہوگئی، تو وہ اس دن میں کھا پی سکتا ہے، بخلاف اس شخص کے جس نے بغیر کسی شرعی عذر رمضان میں دن کے وقت روزہ کھول دیا تو ہم اسے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا لازم قرار دینگے، اگرچہ اس پر قضاء بھی واجب ہے، اس لیے ان دونوں مسئلوں میں فرق پر متنبہ رہنا چاہیے " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 60 ).

شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" روزوں کی بحث میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ جب عورت حائضہ ہو اور دن کے دوران حیض سے پاک صاف ہو جائے تو اس کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا اس عورت پر دن کا باقی ماننده حصہ بغیر کھائے پیئے رہنا لازم ہے یا اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے ؟

ہم کہتے ہیں: اس میں امام احمد رحمہ اللہ سے دو روایتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ اور مشہور بھی یہی ہے: اس کے لیے بغیر کھائے پیئے دن گزارنا لازم ہے چنانچہ وہ کھاپی نہیں سکتی.

دوسری روایت یہ ہے کہ: دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا ضروری نہیں، اس لیے اس کے لیے کھانا پینا جائز ہے.

ہم کہتے ہیں: یہ دوسری روایت امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کا مسلک ہے، اور ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی مروی ہے کہ:

" جو دن کی ابتدا میں کھائے وہ دن کے آخر میں بھی کھا سکتا ہے"

ہم کہتے ہیں:

اختلافی مسائل میں طالب علم پر واجب ہے کہ وہ دلائل کو مدنظر رکھے اور اسے جو راجح معلوم ہو اس پر عمل کرے، اور جب اس کے پاس دلیل موجود ہو تو وہ کسی کے اختلاف کی پرواہ مت کرے؛ کیونکہ ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کا حکم ہے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور جس دن انہیں بلا کر کہا جائیگا تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا .

اور جس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دن کے دوران عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو لوگوں نے دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کیا .

ہم کہتے ہیں: اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں؛ کیونکہ یوم عاشوراء کے روزہ میں کوئی زوال مانع نہیں، بلکہ اس میں تو تجدد وجوب ہے اور زوال مانع اور تجدد وجوب میں فرق ہے؛ کیونکہ تجدد وجوب کا معنی یہ ہے کہ سبب کے ( وجود ) سے قبل حکم ثابت نہیں تھا، اور زوال مانع کا معنی یہ ہے کہ حکم موجود تھا اگر یہ مانع نہ ہوتا تو حکم پر عمل کرنا پڑتا، جب حکم کے اسباب کی موجودگی میں یہ مانع پایا جاتا ہے تو اس کا معنی یہ ہوا کہ اس مانع کی موجودگی میں اس پر عمل کرنا ممکن نہیں.

سائل نے جو مسئلہ بیان کیا ہے وہ بھی اسی طرح کا ہے: اگر کوئی انسان دن کے وقت اسلام قبول کرلے تو اس شخص کے لیے یہ حکم ابھی وجود میں آیا ہے یعنی اس کے لیے تجدد وجوب ہے، اور اس کی نظیر یہ بھی ہے کہ: اگر کوئی بچہ دن کے دوران بالغ ہو جائے اور اس نے روزہ نہ رکھا ہو، تو یہ بھی تجدد وجوب ہے، تو ہم مسلمان ہونے والے شخص کو کہینگے کہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرے گا، لیکن اس کے ذمہ قضاء واجب نہیں ہوگی.

اور ہم بچے کو کہینگے کہ جب دن کے دوران بالغ ہو تو اس کے لیے بھی دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بسر کرنا واجب ہے، لیکن قضاء نہیں ہے.

بخلاف حائضہ عورت کے جب وہ پاک صاف ہو تو اہل علم کا اجماع ہے کہ اگر وہ دن کے دوران پاک ہو جائے تو اگر وہ دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے بھی بسر کرے تو اسے کوئی فائدہ نہیں اور اس کا روزہ نہیں ہوگا، بلکہ اس کے ذمہ اس روزہ کی قضاء واجب ہے.

اس طرح تجدد وجوب اور مانع کے زائل ہونے میں فرق واضح ہو جاتا ہے چنانچہ جب حائضہ عورت دن کے دوران پاک صاف ہو جائے تو یہ مانع زائل ہونے اور بچے کا دن کے دوران بالغ ہونا یا جو سائل نے ذکر کیا کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے قبل واجب ہونا تجدد وجوب کے مسئلہ میں شامل ہوتا ہے.

اللہ ہی توفیق بخشنےوالا ہے. انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین ( 19 ) سوال نمبر ( 60 ).

واللہ اعلم .